دکھایئے رہِ انسانیت زمانہ کو
کہ پھر بحال ہو انساں کی عظمت و توقیر

جنھوں نے چھین لیا ہے سکون انساں کا
ہوں ذوالفقار کا لقمہ وہ مفسدان و شریر

خزاں رسیدہ چمن میں پھر آئے دَورِ بہار
مرا یہ شہر پھر امن و اماں کی ہو تصویر

بنے یہ بحرِ عرب پھر وِلا کا میخانہ
ہو دَورِ بادۂ کوثر بہ جامِ خُمِّ غدیر

جو ڈوبتا ہوا پلٹا نہ امن کا سورج
تو پھر طلوع نہ ہوگا کبھی یہ مہرِ منیر

رہے مُحِبّوں پہ تا حشر آپؑ کا سایہ
کھنچی رہے سرِ اعدا پر آپؑ کی شمشیر

عطا ہو اوج وہ ساحرؔ کو جس پہ رشک کریں
فرزدقؔ، انوریؔ، قاآنیؔ و انیسؔ و دبیرؔ

نوٹ: اس قصیدہ کی تشبیب اور دُعا ۱۹۹۴ء میں کراچی کے پُرتشدّد اور خوں آشام حالات کے پس منظر میں لکھی گئی۔

۞۞۞

منقبت امام الاتقیاء حضرت محمد باقر علیہ السلام

امتیاز الشعراء مولانا سید محمد جعفر قدسیؔ جائسی

مآلِ ربط حسن و عشق بھی حیرت کے قابل ہے
مرا دل ہے تمہارا دل، تمہارا دل مرا دل ہے

بھلا اہل ہوس کیوں مدعی عشق و الفت ہیں
کہ عشق آسان ہے لیکن وفائے عشق مشکل ہے

بہار زندگی دو پھول تھے یہ رنگ ہے جن کا
کہ پیوست جگر پیکاں ہے اور پیکان میں دل ہے

لہو کے اشک آنکھوں تک بڑی مشکل سے آتے ہیں
شریک زندگی ہر قطرۂ خونِ رگ دل ہے

تمناؤں نے آخر تنگ آ کر چھوڑ دی منزل
نگاہ دلربا دیکھے جدھر اب اُس طرف دل ہے

فغان ناتواں پہنچے گی کیوں کر عرش اعظم تک
مسافر تھک گیا ہے راہ میں اور دور منزل ہے

شب غم بڑھ رہا ہے کاکل پُر پیچ کا سودا
میں ہوں آزاد کیوں کر، دل جو پابند سلاسل ہے

مہ نو دیکھتے ہی اک چھری سی چل گئی دل پر
کہ میری آنکھ سے اوجھل ابھی ابروئے قاتل ہے

کہاں تک ضبط غم اب تو کوئی دلکش غزل چھیڑو
کہ یہ بھی ایک تدبیر کشود عقدۂ دل ہے

مدد اے جذبۂ بے اختیاری سخت مشکل ہے
کروں تو کیا کروں میں، دل ہی بسمل دل ہی قاتل ہے

مری بربادی دل کا تماشا دیکھنے والے
سرمژگاں لہو کی بوند ہے یا خوں شدہ دل ہے

تصور میں کسی کی چاند سی تصویر رہتی ہے
مرا دل ہے مرا دل یا کسی مہوش کی منزل ہے

ستمگر نے ہدف کر ہی دیا اللہ رے شوخی
کوئی کہتا رہا ظالم مرا دل ہے مرا دل ہے

وہ دنیا ہو کہ عقبیٰ، چین کیونکر پاؤں گا آخر
اگر ہمدم یہی دل اور یہی بیتابی دل ہے

مرے پہلو میں ہو یا عقدۂ گیسوئے پیچاں میں
کسی منزل میں دل ہو دلربا پھر بھی ترا دل ہے

جنونِ وحشت مجنوں کہاں تک دشت پیمائی
تصور ہی تصور ہے نہ لیلیٰ ہے نہ محمل ہے

لہو روتا ہوں اور گلشن بہ داماں ہوتا جاتا ہوں
بہار اس کی کسی کے نذر کر دینے کے قابل ہے

محبت والے چلتے ہیں ہتھیلی پر لئے سر کو
چھری کی دھار، راہ عشق اے نادان و غافل ہے

کسی کی حسرتیں پامال ہوکر اس قدر نکلیں
کہ ذرہ ذرہ کوئی دلربا کا ایک اک دل ہے

خدا حافظ گرفتارانِ الفت کا خدا حافظ
جگر کا لا دوا درد اور لاحل عقدۂ دل ہے

نہ چھیڑ اے نشتر غم، تو بھی ناکام محبت کو
عزیز از جان و دل، ہر قطرۂ خون رگ دل ہے

کشائش عقدۂ دل کی بہت دشوار ہے قدسیؔ
مگر اُس کے لئے آساں ہے جو حلال مشکل ہے

حقیقت آشنا، جان حقیقت، حق نما بندہ
محمد اصطفا شبیرؑ خو حیدرؑ شمائل ہے

خلیل کبریا سبط پیمبرؐ ہادی برحق
دلیل راہ ہے شمع ہدیٰ ہے خضر منزل ہے

شفیع المذنبیں ہمدرد عالم آیۂ رحمت
خدا کا نور ہے مہر مبیں ہے ماہ کامل ہے

یم جود و عطا بحر عنایت چشمۂ بخشش
سحاب فیض ہے ابر کرم ہے شاہ باذل ہے

خدیو مسلمیں، سردار جنت، سرور ذیشاں
امام المتقیں شاہ زمن سلطان عادل ہے

ولّی حق مجسم نور باری مظہر قدرت
علیؑ کی جان روح فاطمہؑ، شبیر کا دل ہے

تعالیٰ اللہ ولّی حق کی حقّیت کا کیا کہنا
بظاہر چپ مگر دل سے عدو بھی اس کا قائل ہے

محمدؐ نام نامی اور کنّیت ابوجعفر
لقب اس کا جو باقرؑ ہے تو یہ احمدؐ خصائل ہے

لئے ہیں سید سجادؑ آغوش تمنا میں
کنار مصحف ناطق میں چھوٹی سی حمائل ہے

مدینہ مشرق و مغرب ہے، اس خورشید زہراؑ کا
بقیع پاک کی جنت ہے اور یہ ماہ کامل ہے

کوئی مطلع پڑھو اب مدحت حاضر میں اے قدسیؔ
طبیعت جوش پر رحمت بھی فیاضی پہ مائل ہے

بلند از معرفت جیسے الوہیت کی منزل ہے
یونہی ناقابل ادراک تیری شان کامل ہے

خدا شاہد، خدا کی شان کا تو ہے اک آئینہ
کوئی دونوں جہاں میں کب ترا مدّ مقابل ہے

خداوند جہاں کی دوستی ہے دوستی تیری
جو تجھ کو دوست رکھتا ہے وہی دراصل عاقل ہے

بہت دشوار ہے آساں نہیں اس پر قدم رکھنا
چھری کی دھار، تیری راہ اے سلطان عادل ہے

ترا دل مورد الہام تو ایقان کا مصدر
ترا گھر منزل قرآں ہے تو قرآن کامل ہے

ترے احباب ہی کی زندگی ہے حاصل خلقت
چمن خلد بریں کا، دور مے، حوروں کی محفل ہے

ترے پیرو کی نظروں میں یہ دنیائے فریب آئیں
مثال سایہ ہے، حرف غلط ہے، نقش باطل ہے

موافق ہو نہیں سکتے ہیں تیرے دوست اور دشمن
جدا ہر اک کا رستہ، مختلف دونوں کی منزل ہے

جہاں اس کا، جناں اس کی، نبی اس کے، خدا اس کا
مرے مولا ترا دل جس کی ہمدردی پہ مائل ہے

نبیؐ کی آن والا تو، خدا کی شان والا تو
خدا و مصطفیؐ سے ربط یکساں تجھ کو حاصل ہے

خدا و مصطفیؐ کی دشمنی ہے دشمنی تیری
عدو ترا بڑا عاقل نہیں ہے سخت جاہل ہے

ترے اصحاب کی نورانیت کا کیا ہو اندازہ
کوئی خورشید روشن ہے تو کوئی ماہ کامل ہے

علیؑ مرتضیٰ کے مثل حق سے انس ہے تجھ کو
حبیبؐ کبریا کی طرح تو انسان کامل ہے

تری شان رفیع ورفعت عالی کا کیا کہنا
نبیؐ سے رشتہ داری ہے خدا سے قرب حاصل ہے

ترا ہے در پئے اربابِ حاجت مرجع و ماویٰ
ترا ہی گھر برائے آیۂ تطہیر منزل ہے

ترے انوار کی تنویر سے بزم جہاں روشن
تو ہی خلد بریں کی انجمن میں شمع محفل ہے

زمانے کو دکھائے کیوں نہ تو پیغمبری جلوے
ترے خوں میں محمدؐ مصطفیٰ کا خون شامل ہے

زمیں تیرے ہی گھر کی فوقیت رکھتی ہے گردوں پر
جہاں بھر میں ملک تیرے ہی دروازے کا سائل ہے

خدا محفوظ رکھے خلق کو تیری عداوت سے
یہ آفت ہے مصیبت ہے بلا ہے زہر قاتل ہے

کمال حسن میں بے مثل تیرا حسن کامل ہے
ترا خالق بھی تیری موہنی صورت پہ مائل ہے

وقار اوصیائے انبیاؑ سب پر ہے آئینہ
محب تیرا اُنہیں ارباب صفوت کے مماثل ہے

تجھے پہچانا جس نے اے مجسم نور یزدانی
خداوند جہاں کی معرفت بھی اس کو حاصل ہے

قدر چاکر، قضا درباں، ملائک تابع فرماں
خدا سے ملتی جلتی تیری ہی رفعت کی منزل ہے

نہیں پائی ہے تو نے قوت خیبر کشائی ہی
ید طولیٰ تجھے مشکل کشائی میں بھی حاصل ہے

دلوں پر سلطنت تیری ہے روحیں تیری تابع ہیں
سمجھنا تیری قدر و منزلت کا سخت مشکل ہے

اگر تیری زباں ہے کاشف اسرار یزدانی
خدائے لم یزل کے علم کا مخزن ترا دل ہے

کتاب فضل تو ہے اور ہے تو ہی مصحف ناطق
زبان وحی تو ہے اورتو ہی قرآں کی منزل ہے

نہ ہوکیوں آئینہ تو انبیاؑ کی ہر فضیلت کا
رسولوں کے تمام اوصاف کا مرکز ترا دل ہے

ترے دشمن نہ ہوتے تو نہ ہوتی خلقتِ دوزخ
جو تجھ سے منحرف ہے بس وہی جحیم واصل ہے

نہ ہوں دونوں جہاں کس طرح تیرے بندہ احساں
تجھی کو وجہ خلقت ہونے کا اعزاز حاصل ہے

فرشتے آسماں سے آ کے تیرا ذکر سنتے ہیں
یہ بزم پاک گویا گلشن جنت کی محفل ہے

ترے صدقے میں ذاکراور سامع دونوں معفو ہیں
ترے قربان کیسی رحمت دادار نازل ہے

زبان پاک حق لائے کہاں سے قدسیؔ عاصی
تری توصیف اے ممدوح باری سخت مشکل ہے

لہو پھر ہوگیا دل حسرتوں کے خون ہونے سے
نگاہ لطف میرے دل پہ بھی تو صاحب دل ہے

تمنائے دل ناکام تجھ سے کیا کہوں مولا
کہ تیرے دل پہ آئینہ ہے جو کچھ خواہش دل ہے

بجز تیرے کہوں تو درد دل کس سے کہوں مولا
کشود عقدۂ دل ہو کہ تو حلال مشکل ہے

✡✡✡